اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ قرآن کی تعلیم کو تمام دنیا میں غالب کرے گا

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳؍ جولائی ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

قرآن کریم میں ایک آیت ہے کہ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (التوبة:۳۳) حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ قرآن عظیم کی تعلیم کو، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو تمام دنیا میں غالب کرے گا اور یہ غلبہ بتدریج ہوگا اور یہ غلبہ اپنے عروج کو جیسا کہ تمام اولیا اور بزرگ لکھتے چلے آئے ہیں اپنے عروج کو مہدی اور مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں پہنچے گا۔

قرآن کریم کا غلبہ، قرآن کریم کی عظمت کو قائم کرنا، قرآن کریم کے نور کو ساری دنیا میں پھیلا دینا۔ اس کے لئے قرآن کریم کے اسرار مکنون کی ضرورت ہے۔ اس لئے جہاں یہ کہا گیا کہ آخری عروج جو چوٹی پر پہنچے گا جب نوعِ انسانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے سایہ تلے آ جائیں گے اور ان کے سینے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے قرآن کریم کے نور سے بھر جائیں گے تو اس کے لئے اس قرآن کریم کی تفسیر کی ضرورت تھی کہ جو اس آخری زمانہ کی تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والی اور تمام مسائل کو حل کرنے والی ہو۔ اس لئے جس کو خدا نے بھیجا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک غلام کی حیثیت سے،

ایک روحانی فرزند کی حیثیت سے، ایک عظیم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں فاتح جرنیل کی حیثیت سے، اسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے اتنے عظیم اسرار قرآنی اور اس کے معانی سکھائے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

پچھلی صدی کے آخر میں اسلام پر غیروں کا زبردست حملہ تھا اور ہر مذہب یہ سمجھتا تھا کہ شاید وہ اسلام کو مٹانے میں غالب آ جائے گا اور کامیاب ہو جائے گا۔ عیسائیت ساری دنیا میں پھیل جانے کے خواب دیکھ رہی تھی۔ اور اس وقت ہندوستان بٹوارے سے پہلے جس شکل میں تھا، بڑے بڑے مسلمان علماء مثلاً عماد الدین صاحب اور دیگر بہت سارے ہیں ان کے نام چھپے ہوئے ہیں کتابوں میں، انہوں نے اس اثر کے ماتحت اسلام چھوڑ کے عیسائیت کو قبول کر لیا تھا اور انہی حضرت عماد الدین نے یہ لکھا کہ عنقریب ایک زمانہ آنے والا ہے ہندوستان میں کہ جب سارے ہندوستان کے مسلمان عیسائی ہو چکے ہوں گے اور اگر کسی شخص کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی کہ مرنے سے پہلے کسی مسلمان کا چہرہ تو دیکھ لے کہ مسلمان ہوتے کیسے ہیں تو اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہوگی یعنی ایک بھی مسلمان نہیں رہے گا۔

ہندو آریوں کی شکل میں حملہ کر رہے تھے۔ بدھ مذہب اپنی تیزیاں دکھا رہا تھا۔ فلسفیانہ خیالات جو خدا تعالیٰ کو چھوڑ کے اپنی عقل سے باتیں بناتے ہیں، وہ بھی یہ امیدیں رکھ رہے تھے کہ اسلام کو مٹا دیں گے مثلاً کارل مارکس ہے، اپنے زمانہ کا بڑا فلسفی اور اس کے خیالات کے نتیجہ میں دنیا میں اشتراکیت آئی۔ جس نے یہ دعویٰ کیا (اشتراکیت نے) کہ ہم زمین سے خدا کے نام اور آسمانوں سے خدا کے وجود کو مٹا دیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا منصوبہ کچھ اور تھا۔ اللہ تعالیٰ کا منصوبہ یہ تھا کہ اسلام کو غالب کرے اور ہر وہ طاقت خواہ وہ مذہب کا لباس پہن کے، خواہ وہ عقل اور فلسفے کی چادر میں لپٹ کے اسلام پر حملہ آور ہو، کر دیئے جائیں گے۔ اس لئے جو جرنیل بن کے آیا اسے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں وہ سارے مذاہب اور ازم اور تحریکیں جو اسلام کو مٹانے میں کوشاں تھیں۔ ان کے خیالات کا جواب قرآن کریم سے سکھایا اتنا موثر کہ اس کے سامنے کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔

ایک بچہ مشرقی افریقہ میں، احمدی بچہ دس بارہ سال کا، اس کو جنون تھا تبلیغ کا اور عمر کے

لحاظ سے اور علم کے لحاظ سے وہ کسی سے بحث تو نہیں کر سکتا تھا۔ اپنا شوق پورا کرنے کے لئے اتوار کے روز سڑک پر، Pavement کے اوپر جہاں پیدل چلنے کا رستہ ہے وہاں عیسائیوں کے متعلق چھوٹے چھوٹے رسالے لے کے کھڑا ہو جاتا اور جو گزرتا وہ اپنا اندازہ لگاتا کہ یہ پڑھا لکھا ہوگا اس کو وہ دے دیتا۔ ایک اچھا پڑھا لکھا انسان اسے لگا بڑے قیمتی لباس میں ملبوس اور اس کو اس نے ایک رسالہ دے دیا۔ وہ Pavement کے اوپر ہی چلنے لگا۔ کھول کے دیکھا اس کو پڑھا۔ کوئی ۲۰۔۳۰ قدم جا چکا تھا واپس آیا۔ کہنے لگا کہ یہ پکڑو اپنا رسالہ اس نے کہا کیوں؟ کیا ہو گیا؟ اس نے کہا تمہیں پتا نہیں۔ میں کون ہوں؟ کہا نہیں میں تو نہیں جانتا آپ کون ہیں۔ کہا میں کیتھولک ہوں۔ ہاں۔ ہوں گے آپ۔ تم احمدی ہو۔ اس نے کہا ہاں میں احمدی ہوں۔ اس نے کہا ہمیں حکم ہے کہ نہ کسی احمدی سے بات کرنی ہے نہ ان سے کوئی رسالہ لے کے پڑھنا ہے۔ اس واسطے میں واپس کرتا ہوں۔

اتنے عظیم دلائل موجودہ عیسائیت کے خلاف، ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا پیارا رسول مانتے ہیں۔ اس میں شک نہیں لیکن عیسائیت اس شکل میں جو ہمارے سامنے ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا بنا دیا اور تثلیث پر عیسائیت کی بنیاد رکھ کے بڑے بڑے محلات کھڑے کر دیئے۔ وہ تمام دلائل جو وہ دے رہے تھے اس زمانہ میں یا دے سکتے تھے قیامت تک۔ ان سب کے جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کی گئی تفسیرِ قرآن میں موجود ہیں۔ اور ہونے چاہیئے تھے کیونکہ جس سے خدا نے جو کام لینا تھا اس کے مطابق اسے ہتھیار بھی عطا کرنے تھے چونکہ یہ تلوار کا زمانہ نہیں بلکہ دلائل کے ساتھ اور آسمانی نشانوں کے ساتھ اور اسلام کے حسن اور نور کے ساتھ اسلام کی بالا دستی قائم کرنے کا زمانہ ہے تو وہ ہتھیار آپ کو دے دیئے۔ ہندو مذہب کو لیں آریہ کو لیں ان سب کو قائل کرنے کے لئے دلائل دیئے۔ خدا کے نشان بھی ظاہر ہوئے۔ ان کے جو عقائد اور ان کے جو دلائل تھے، ان کا توڑ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا گیا اور آپ کی کتابوں میں وہ توڑ موجود ہے۔ شاید آپ بچے، نوجوان اس بات کو نہ سمجھیں۔ کوئی سوچے گا کہ اتنا بڑا علوم کا خزانہ ایک دماغ میں کیسے آ گیا جب خدا نے کہا ایسا ہو گا تو آ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

(کوئی دو ایک تمہیدی فقرے کہہ دوں) ایک وقت میں علماء نے کہا تھا آپ کسی مدرسے کے پڑھے ہوئے نہیں ہیں آپ کو عربی نہیں آتی۔ آپ قرآن کریم کا علم کیسے رکھتے ہیں اور اسلام کے متعلق کیسے بات کر سکتے ہیں۔قرآن کریم کے معانی آپ کیسے سمجھ سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ مجھے ایک رات میں خدا تعالیٰ نے چالیس ہزار عربی کے مصدر سکھا دیئے اور وہ آپ کو یاد کرا دیئے۔ یہ نہیں کہ ایک فرشتہ آیا وہ پڑھ گیا بلکہ آپ کو وہ حفظ ہو گئے اور پھر آپ نے ایسی سلیس عربی میں کتب لکھیں کہ دنیا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اس وقت جو میں بات کہہ رہا ہوں، وہ یہ نہیں کہ ایک رات میں چالیس ہزار عربی کے مصدر آپ کو سکھا دیئے گئے۔ جو بات میں آپ کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ جس خدا نے اس ذیلی بات کے لئے، عربی کا جاننا ذریعہ ہے مقصود نہیں۔ چالیس ہزار مصدر ایک رات میں سکھا دیئے آپ کو اور حفظ کرا دیئے اسی خدا نے ساری دنیا میں اسلام کے مخالف جو علوم تھے ان کو باطل کرنے کے لئے دلائل بھی سکھا دیئے۔

تو یہ ایک ظاہری چیز تھی جو دلیل بنی اس باطنی علوم کے خزانہ کی۔ اور پھر ایسی برکت رکھی۔ ایک تو کھل کے دلیل دے دی۔ آپ نے ہر مسئلہ کے حل کے لئے۔ دوسرا ایسا بیج قرآن کریم کی اس تفسیر میں رکھا گیا کہ جب کوئی نیا سوال، نیا مسئلہ پیدا ہوا، اس کا حل بھی وہاں سے نکل آیا۔ میں بہت دفعہ باہر گیا ہوں۔ چوٹی کے عیسائیوں سے میری گفتگو ہوئی ہے۔ کوئی دلیل نئی سے نئی وہ میرے سامنے نہیں رکھتے تھے کہ اسی وقت خدا تعالیٰ اس کا جواب نہ سکھائے قرآن کریم میں سے۔ چونکہ وہ فدائی، وہ جاں نثار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے خدا نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو دنیا میں پھیلانے کے لئے چنا تھا اُس کے اور اس کی جماعت کے ذریعہ سے اسلام کو دلائل کے ساتھ۔ آسمانی نشانوں کے ساتھ۔ دعا کی قبولیت کے ساتھ۔ معجزہ کے ساتھ غالب کرنا تھا۔ یہ ساری جو نہریں ہیں علوم قرآنی کی۔ یہ ہر وقت جاری ہیں۔ کوئی زمانہ ایسا نہیں آتا کہ نہر خشک ہو جائے۔ یہ تو چل رہی ہیں کیونکہ جو اس کا منبع اور سرچشمہ ہے، وہ محدود نہیں کہ معجزات محدود تھے کسی زمانہ میں ظاہر ہوئے پھر ٹھہر جائیں۔ قبولیت دعا کی طاقت خدا تعالیٰ میں محدود نہ تھی وہ غیر محدود طاقتوں کا مالک ہے۔ یہ سلسلہ جاری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام مذاہب اور تحریکوں کو چیلنج بھی دیا اور ستر اسی سال پہلے جو چیلنج دیئے گئے تھے ایک سفر میں میں نے ان کو دہرایا یہ کہہ کے کہ تم یہ کہہ کر بھاگ نہیں سکتے کہ جس نے چیلنج دیا اس کی وفات پر ستر سال کے قریب گزر گئے ہیں اب ہم اگر قبول کریں تو کون ہمارے مقابلے میں آئے گا۔

میں نے انہیں کہا کہ میں ایک عاجز بندہ ہوں لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے اس عظیم غلامِ محمد کا نائب بنایا ہے اور میں تمہارے سامنے ہوں۔ تم چیلنج کو قبول کرو۔ میں تمہارے سامنے آیا ہوں اور میں تمہارے ساتھ بات کروں گا۔ تم مقابلہ کرو۔ انجیل نے کہا تھا کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو بیماروں کو چنگا کر دو گے۔ ان پر ہاتھ رکھ کر دعا کے ساتھ۔ دعا کے ساتھ یہ مقابلہ کر کے دیکھ لو ہم جس خدا پر ایمان لائے ہیں۔ وہ ایک انسان، عاجز انسان نہیں۔ وہ زندہ خدا۔ زندہ طاقتوں والا خدا، پیار کرنے والا خدا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو آج غالب کرنے والا خدا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ علم آپ کی کتابوں میں ہے۔ جو آپ کے خلفاء نے لیکچر دیئے یا کتابیں لکھیں یا تفسیر لکھی ان کے اندر موجود ہے اور اتنی مقبول ہے یہ تفسیر عام طور پر آپ کے ذہن میں یہ بات نہیں آتی۔

جماعت احمدیہ کی ایک تفسیر ہے انگریزی کی پانچ جلدوں میں۔ امریکن احمدی جسے احمدی ہوئے تین چار سال ہو چکے ہیں اس کے گھر میں پانچوں جلدیں ہیں اور اس نے پانچوں جلدیں پڑھی ہیں اور پانچوں جلدوں پر اسے عبور ہے اور جہاں سمجھ نہیں آتی وہاں ہمارے مبلغ کو کہتا ہے: یہ مسئلہ مجھے سمجھ نہیں آیا۔ یہ مجھے بتاؤ۔

عربی بولنے والے ممالک میں کثرت سے احمدی ہیں اور وہ سفر میں مجھے ملتے ہیں یہاں آتے ہیں، بات کرتے ہیں اور ہر عربی بولنے والا احمدی یہ کہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا کے سامنے جو قرآن کریم کی تفسیر آئی ہے اس کا اس قدر اثر ہے کہ اسے پڑھنے کے بعد ہم فوراً احمدیت قبول کر لیتے ہیں۔ اتنا اثر ہے اس کے اندر۔ وہ کہتے ہیں ہمیں اور کچھ نہیں چاہیئے تمام کتب کا عربی ترجمہ ہمیں کر کے دیں۔ اس کے بغیر محرومیت کا دور

جو ہے، وہ لمبا ہو رہا ہے۔

میں جب ۱۹۳۸ء میں چند ہفتوں کے لئے مصر میں ٹھہرا تھا تو ایک وکیل تھے نوجوان نئے نئے احمدی ہوئے۔ وہ مجھے کہنے لگے کہ ہمارے پاس جو ریویو آف ریلیجنز انگریزی میں آتا ہے اس میں جو حضرت مصلح موعودؓ کے تفسیری مضامین چھپتے ہیں بس وہ ہمیں احمدی بنا دیتے ہیں۔

تفسیر کبیر کے بعض حصے طبع ہو چکے تھے لیکن وہ ابھی شائع نہیں ہوئے تھے۔ ایک حصہ میں حضرت صاحبؓ کی اجازت سے لے گیا تھا اپنے ساتھ آکسفورڈ جو مقطعاتِ قرآن پر تھا۔ ایک دوست کو میں نے وہ سنایا تو وہ تو اچھل پڑا اور ہمارے ہوتے ہوئے پہلے خطبہ جمعہ میں لوگوں کو بتایا کہ یہ دیکھیں کیسے عظیم علوم مقطعات کے متعلق ہمیں احمدیت سے حاصل ہوئے ہیں۔

افریقہ۔ مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ کو لیتے ہیں۔ مشرقی افریقہ میں احمدیوں کی تعداد زیادہ نہیں۔ لیکن اثر اتنا ہے کہ ایک وقت میں ہمارا ترجمہ ضبط کیا گیا ہے تو اتنا دباؤ تھا اس کی مقبولیت کا یعنی اس کی مقبولیت کا اتنا دباؤ تھا کہ وہ تلف کرنا چاہتے تھے، وہ تلف نہیں کر سکے۔ کیونکہ لوگ اس قرآن کریم کو جو ہم انہیں اسّی شلنگ میں دے رہے تھے پانچ سو شلنگ میں لینے کے لئے تیار ہو گئے۔ اتنی عظمت ہے خدا تعالیٰ نے جو علوم حضرت مہدیؑ کو سکھاتے ہیں ان میں۔

اسی طرح مغربی افریقہ میں صرف غانا میں ہی انقلابِ عظیم بپا ہوا ہے۔ کیوں ہو رہا ہے بپا؟ اس تفسیر قرآنی کے ذریعہ سے جو پیار ہے خدا کو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کے نتیجہ میں اس زمانہ میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے، مہدی علیہ السلام کو وہ علوم دیئے اور اس کے اندر تاثیر رکھی۔

ابھی پچھلے سال کی بات ہے نائیجیریا سے خط ملا حکومت کی طرف سے کہ ہم عیسائیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور عیسائی ایک صوبہ میں بت پرستوں کو عیسائی بنا رہے ہیں اور ہمارے ملک میں کوئی فرقہ کوئی مذہبی تحریک کوئی علمی سوسائٹی ایسی نہیں ہے جو ان کا مقابلہ کر سکے۔ اگر آپ یہ پسند نہیں کرتے کہ یہ لوگ عیسائی بن جائیں اور اس طرح پھیل جائے یہاں عیسائیت اور اس سٹیٹ کی، صوبہ کی شکل بدل جائے اور اس وقت تو برابر برابر ہیں پھر وہاں عیسائیوں کی اکثریت

ہوجائے تو فوری طور پر یہاں چار اور سکول کھولیں۔ ایک پہلے وہاں موجود تھا۔ اس عرصہ میں کھل بھی گئے ان میں سے دو۔ باقی بھی کھل جائیں گے۔ اس میں کچھ وقت لگتا ہے۔ ان کی طرف سے زمین ملنی ہے پھر مکان تعمیر ہونا ہے۔ ہم تو انتظام کر دیتے ہیں استادوں کا۔ لیکن یہ اعلان کرنا حکومت کا کہ ہم سے مقابلہ نہیں ہوتا اس واسطے آپ یہاں آئیں اور عیسائیت کا مقابلہ کریں اور جو بت پرست ہیں ان کو مسلمان بنائیں اور عیسائی کو بھی مسلمان بنائیں۔ وہاں ایسے بھی واقعات ہوتے رہتے ہیں کہ ایک ذہین نوجوان سکول کالج کا۔ اس کو لیا اور پادری بنانے لگے۔ بائیبل پڑھائی یہ کیا اور وہ کیا اور جب اس کی تعلیم ختم ہونے کو تھی تو وہ احمدی مسلمان ہو گیا۔ یہ علم کا زمانہ ہے۔ یہ فراست کا زمانہ ہے۔ ابھی پوری طرح بیدار نہیں ہوئی انسانیت لیکن سویا ہوا انسان جب نیم بیدار ہوتا ہے اس کا جسم ہلنا شروع ہوتا ہے۔ بیدار ہونے سے پہلے اس قسم کی کیفیت نوعِ انسانی پر ہے۔ جو نیم بیدار ہیں وہ اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں۔ بہت آگے نکل گئے مہذب بن کر مادی لحاظ سے لیکن بے اطمینانی ہے۔ ہمارا دل مطمئن نہیں ہے۔ اطمینان قلب کے لئے ہمیں کچھ دو اور پھر وہ ہماری تفاسیر، تفسیر کی شکل میں یا مضامین کی شکل میں یا کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو مختلف مضامین پر بحث کی ہے اس کی شکل میں وہ پڑھتے ہیں پھر ان پر اثر ہوتا ہے۔

پس ساری دنیا احمدیہ تفسیر اور ترجمہ کی طرف (ساری دنیا تمام براعظم کی بات میں کر رہا ہوں) اس تفسیر اور اس ترجمہ کی طرف کھنچی آرہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں مہدی معہود علیہ السلام کو سکھائی تھی۔

اور غلط فہمیاں بھی ہیں دنیا میں۔ میں نے بتایا نا کہ افریقہ کے ایک ملک میں ہماری تفسیر ضبط ہوگئی تھی۔ یہاں ہمارے ملک میں فیلڈ مارشل ایوب خان کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کتاب پر Ban کیا پھر اٹھا لیا۔ پھر دوسری پر Ban لگایا پھر اٹھا لیا۔ ہوتے رہتے ہیں ایسے غلط واقعات آپ کو خدا تعالیٰ بیدار رکھنا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ آپ اسی کی طرف ہمیشہ جھکے رہیں کسی اور کی طرف نہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں کہ آپ اسے چھوڑ کے دوسروں کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھیں اور ان سے مدد کے طالب ہوں۔ اس

واسطے یہ ساری چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔

اب چند ہفتے ہوئے ایک خاص مطبع خانہ میں چھپا ہوا ہمارا ترجمہ قرآن دیکھ کر اس پر پنجاب کی حکومت کے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے پابندی لگائی۔ یہ پتا نہیں کہ اس پابندی میں کون کون شریک ہے بہرحال جو ہمیں نظر آتا ہے۔ بدظنی ہم نہیں کرتے۔ ہوم سیکرٹری کی طرف سے پابندی لگائی گئی اور پابندی لگائی یہ کہہ کے کہ یہ غلط ہے۔

قرآن کریم جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں عربی زبان میں نازل ہوا اور جب کہا جائے کہ ترجمہ غلط ہے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ لغتِ عربی کے خلاف ہے۔ اس وجہ سے اسلامی عہد میں بہت سی لغات شائع ہوئیں۔ اس پر بڑی محنتیں کی گئیں۔ مفردات راغب بھی قرآنی الفاظ کی ایک لغت ہے جو صرف قرآن کریم کے الفاظ پر اس لغت نے بحث کی ہے۔

کوئی ایک لفظ ایسا نہیں (ہمارا ترجمہ جو ہے) جس کا ترجمہ لغتِ عربی کے خلاف ہو۔

دوسرے کہا کہ اس لئے ہم پابندی لگا رہے ہیں کہ یہ Arbitrary ہے۔ پہلے محاورہ تھا تفسیر بالرائے۔ اب یہ نیا محاورہ بن گیا کہ ترجمہ بالرائے۔ Arbitrary کے معنے ہیں ترجمہ بالرائے۔ Arbitrary کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا ترجمہ ہے جس کی تائید قرآن کریم کی دوسری آیات نہیں کر رہیں۔ احمدیہ جماعت کی طرف سے طبع شدہ کوئی ایسا ترجمہ نہیں ہے نہ کوئی ایسی تفسیر ہے کہ قرآن کریم کی دوسری آیات اس کی تائید نہ کر رہی ہوں۔

تیسری بات اس حکم میں یہ کہی گئی ہے کہ جو ہوم ڈیپارٹمنٹ کا Accepted اور Acknowledged ترجمہ ہے یعنی مستند ترجمہ، ان کے نزدیک۔ جو ہوم ڈیپارٹمنٹ کے نزدیک مستند ترجمہ ہے اس کے خلاف ہے۔ یہاں اختلاف پیدا ہو گیا۔ پہلے تو یہ سوال ہے کہ مستند کیسے سمجھا جائے۔ چونکہ کوئی فہرست نہیں انہوں نے ساتھ لگائی اس لئے عقلاً Accepted and acknowledged کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ ترجمہ یا اگر تفسیر کو بھی میں اس بحث میں شامل کرلوں۔ وہ ترجمہ اور وہ تفسیر مستند ہے جو کسی غیر احمدی نے لکھی اور ہوم ڈیپارٹمنٹ نے اسے ضبط نہیں کیا۔ وہ سند ہو گئی نا۔ اچھا اب جب ہم ان تفاسیر کو دیکھتے ہیں تو ان کے اندر ایسی باتیں ہیں کہ جو ہم احمدی تبلیغ کرنے والی جماعت ساری دنیا میں کسی کے

سامنے بیان ہی نہیں کرسکتے۔ اس قسم کی غلط باتیں ہیں۔

پس مجھے یقین ہے کہ ہمارے صدر محترم کو یہ علم ہی نہیں کہ پنجاب کے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے جن تراجم اور تفاسیر کو مستند قرار دیا ہے ان کے اندر لکھا کیا ہوا ہے۔ اس واسطے میں امید رکھتا ہوں کہ پہلے تو وہ اس کا علم حاصل کریں گے۔ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت یہ امید رکھتی ہے کہ چونکہ یہ غلط فیصلہ ہوا ہے اس لئے مہربانی فرما کر وہ ذاتی دخل دے کر جلد سے جلد اس فیصلہ کو کالعدم قرار دینے کا حکم جاری کریں گے اور جماعت احمدیہ کے جذبات پر جو بلا دلیل اور بلا وجہ ظالمانہ حملہ کیا گیا ہے اور اس کے نتیجہ میں انہیں جو تکلیف پہنچ رہی ہے اس سے بچانے کے لئے وہ کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق اور ہمت عطا کرے اور اس کی جزا دے۔ آمین۔

(از رجسٹر خطباتِ ناصر غیر مطبوعہ)